ماہرِ اسلامی قانون، مُحقّقِ دستورِ مدینہ ڈاکٹر حسن محی الدّین قادری کی شاہکار تصنیف

دستورِ مدینہ
اور
فلاحی رِیاست کا تصوّر

(دستورِ مدینہ اور جدید دساتیرِ عالم کا تقابلی جائزہ)

[تعارُف اور خصوصیات]

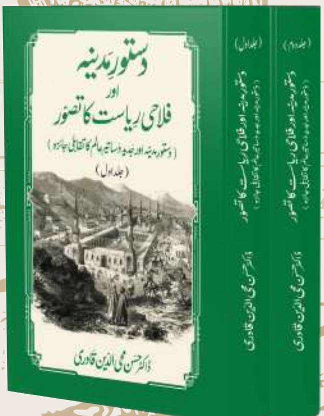

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

فہرست

1۔ اِبتدائیہ 3
2۔ اِمتیازات و تفرّدات.. 7
3۔ اَوّلین تحریری دستور..10
4۔ دستورِمدینہ کے آرٹیکلز کی توثیق و تخریج 11
5۔ دستورِمدینہ کے آرٹیکلز کا جدید دستوری اُصولوں کے ساتھ تقابلی جائزہ 12
6۔ دستورِ مدینہ کی نمایاں خصوصیات کا بیان 13
7۔ دستورِ مدینہ کی جدید دستوری اِصطلاحات کے مطابق تشکیل............15
8۔ نبوی دستور سے اُصولِ حکمرانی کا اِستنباط..16
9۔ دستورِ مدینہ سے ریاست کے عناصرِ تشکیلی کا استنباط 16
10۔ دینِ اسلام اور سیاسی نظام کے باہمی تعلق کی وضاحت..17
11۔ دستورِ مدینہ میں نظامِ حکومت کے عمومی اُصول 18
12۔ حقوقِ انسانی اور دستورِ مدینہ 18
13۔ دستورِ مدینہ میں ریاستی اختیارات 19
14۔ دستورِ مدینہ: اسلامی سیاسی اَفکار کا ایک اَہم مصدر..19
15۔ ناقدین کے اعتراضات کا علمی محاکمہ 20
16۔ مستشرقین کی میثاقِ مدینہ پر لکھی گئی اَہم کتب کا ذکر..21
حاصلِ بحث..22

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

1۔ اِبتدائیہ

اِسلامی تہذیب کے اِنسان دوست اور فطرت نواز درخشاں پہلوؤں نے بنی نوع اِنسان کو صدیوں تک روشنی اور رُشد و ہدایت عطا کی ہے۔ نسلِ انسانی کو اِس اَمر کا کامل اِدراک و اِحساس ہے کہ یہ اسلام ہی ہے جو باہمی بقا کا ضامن اور دائمی اَمنِ عالم کا محافظ ہے۔

دنیا میں کوئی بھی مثالی معاشرہ اُس وقت تک مستحکم بنیادوں پر اُستوار نہیں ہو سکتا جب تک اُمورِ حیات بہ حسن و خوبی چلانے کے لیے ضروری قوانین وضع نہ کیے جائیں۔ کسی بھی خطے کی ترقی اور تنزّلی کا اِنحصار اُس کے آئین و دستور پر ہوتا ہے۔ ایک نفع بخش اور مبنی بر فلاح و بہبود قانون پر عمل درآمد ہی دنیا کو جنتِ اَرضی بنا سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی معاشرے میں قانون کی پاس داری کو یقینی نہ بنایا جائے تو وہاں انسان اور حیوان کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ قانون کی حکمرانی کی بدولت ہی کسی معاشرے میں مثالی اَمن وسکون، معاشی خوشحالی و فراخی اور محبت و رواداری کا قیام ممکن ہوتا ہے۔

اِسلام دینِ فطرت اور ایک مکمل نظامِ حیات (complete code of life) ہے جو بنی نوع انسان کی تمام ضروریات کی کفایت اور کفالت کرتا ہے۔ اِسلام کے آفاقی اُصولوں کا عملی اِظہار اور تعبیر و تشریح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے ہوتی ہے۔ سیرتِ نبوی کا ایک ایک گوشہ نسلِ انسانی کے لیے اپنے اندر راہ نُمائی کے اَن گنت پہلو رکھتا ہے۔ حضور نبی آخر الزماں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہجرت کے فوری بعد ریاستِ مدینہ کے باسیوں کو نظم و ضبط اور ربط کی لڑی میں پرو کر ایک مہذب معاشرے کی بنیاد رکھی۔ اسلامی قانون کی اساس

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّم کے احکام و فرامین ہیں، اِن کے بعد پھر درجہ بہ درجہ صاحبانِ اَمر کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس اَمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا﴾ [النساء، 4/ 59].

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّم) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔“

زندگی اِنفرادی ہو یا اجتماعی، نظم و ضبط کے لیے کسی قانون اور آئین کی محتاج ہے۔ تاریخِ انسانی میں اسلام کو یہ اِعزاز و اِمتیاز حاصل ہے کہ اس نے شعورِ انسانی کو سب سے پہلے ایک واضح، مکمل اور ہمہ جہت دستور عطا کیا۔ ہجرتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّم سے پہلے اَہلِ مدینہ شدید کشمکش اور معاشرتی تفرقہ پر مبنی ماحول میں زندگی گزار رہے تھے، اَقدار ناپید تھیں اور کسی آئین و دستور کے تحت مستحکم ریاست کا وجود سرے سے مفقود تھا۔ مدینہ طیبہ میں ہونے والی طویل جنگوں، خصوصاً اَوس و خزرج کے مابین لڑی جڑنے والی طویل جنگِ بُعاث نے اَہلِ مدینہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ وہ مستقل خون ریزی اور قتل و غارت گری کے خاتمے کے لیے کچھ ناگزیر

اقدامات کریں۔

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے مقامی جھگڑوں اور خلفشار کو ختم کرنے، انتظامی معاملات کو سدھارنے اور مستقبل کی ریاست کے انتظامی ڈھانچے کے خدّ و خال اُبھارنے کے لیے کچھ ناگزیر اور فوری اُمور کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سب سے پہلے اَنصار و مہاجرین میں مواخات یعنی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔ اس سے نہ صرف مہاجرین کے معاشی مسائل حل ہوئے بلکہ مقامی سطح پر ایک ایسی مثبت، تعمیری اور صحت مندانہ فضا پیدا ہوئی جس نے مستقبل کے انتظامی اور ریاستی ڈھانچے کے رُو بہ عمل ہونے کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کر دیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد اس بات کے واضح امکانات پیدا ہو گئے کہ اب مدینہ طیبہ انتشار و افتراق اور لاقانونیت کی کیفیت سے نکل کر ایک لائقِ رشک منظم معاشرے میں ڈھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں تشریف لانے کے بعد آئینی ریاست اور اس کے متفقہ دستور کی تشکیل کو اپنی اولین ترجیح بنایا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے آغاز سے ہی ایسے اقدامات کیے جن کی بنا پر ایک متفقہ دستور کی منظوری کی راہ ہموار ہوئی اور ریاستِ مدینہ منورہ قائم ہوئی، جس سے تاریخِ انسانیت میں ایک نئے علمی، سیاسی، فکری، دستوری، تمدنی، تہذیبی، معاشی اور سماجی دور کا آغاز ہوا۔ اِس سے انسانیت دورِ انتشار سے نکل کر دستوری عہد میں داخل ہوگئی۔ وہ بنیادی سنگِ میل جو اس دورِ نَو کے آغاز کا باعث بنا، حکمرانوں اور رعایا کے باہمی حقوق و فرائض کا تعین کرنے والا ایک تاریخی دستور تھا۔ یہ دستور تمام شرکاء اجلاس کے مشورے سے مرتب اورمنظور ہوا۔ اس طرح کائناتِ انسانی کا پہلا باقاعدہ تحریری دستور (First Written Constitution) وجود میں آیا، جسے

"میثاقِ مدینہ" سے موسوم کیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سیاسی و معاہداتی اور آئینی و دستوری جدّ و جہد میں میثاقِ مدینہ ایک نمایاں اور اساسی سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دستورِ مدینہ کے آرٹیکلز ریاست کی حاکمیتِ اعلیٰ کے تعین کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی پیغمبرانہ فراست و بصیرت اور کمال دستوری مہارت کے شاہد بھی ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ نے اِسی شعوری انقلاب کو اپنی شاعری میں یوں بیان کیا ہے:

اُتر کر حرا سے سُوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اِک آن میں اُس کی کایا

دنیا کا پہلا تحریری دستور ہونے کے ناطے "میثاقِ مدینہ" نہ صرف امتیازی حیثیت کا حامل ہے بلکہ اپنے نفسِ مضمون کے اعتبار سے بھی اعلیٰ ترین دستوری اور آئینی خصوصیات کا مظہر ہے۔ اگر جدید آئینی و دستوری معیارات اور ضوابط کی روشنی میں میثاقِ مدینہ کا تجزیہ کیا جائے تو وہ تمام بنیادی خصوصیات جو ایک مثالی آئین میں ہونی چاہئیں، میثاق مدینہ میں بہ تمام و کمال نظر آتی ہیں۔

اِس موضوع پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اُردو زبان میں دو جلدوں میں تقریباً 1,400 صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب "دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور (دستورِ مدینہ اور جدید دَساتیرِ عالم کا تقابلی جائزہ)" کے نام سے تصنیف کی ہے (جب کہ عربی اور انگریزی میں بھی یہ فقید المثال تحقیقی کاوِش طبع شدہ ہے)۔ اس کتاب کے درج ذیل کل 7 اَبواب ہیں:

1۔ عالمِ مغرب اور عالمِ اسلام میں قانون سازی کا ارتقاء

2۔ دستورِ مدینہ کی توثیق و تصدیق (دستورِ مدینہ کی روایات و آرٹیکلز کی تخریج اور راویوں کے اَحوال)

3۔ دستورِ مدینہ (تحقیقی جائزہ)

4۔ ریاست کے عناصرِ تشکیلی (دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کی روشنی میں)

5۔ دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر میں نظامِ حکومت کے عمومی اُصول

6۔ حقوقِ انسانی (دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کی روشنی میں)

7۔ ریاستی اختیارات (دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کی روشنی میں)

پہلی جلد اَوّل الذکر تین ابواب پر مشتمل ہے، جب کہ دوسری جلد آخری چار ابواب پر محیط ہے۔ اس کتاب میں دستورِ مدینہ کا جدید دساتیر کے ساتھ تقابل کرکے واضح کیا گیا ہے کہ دستورِ مدینہ ریاست کی نوعیت و حیثیت، اَفرادِ ریاست کی آئینی حیثیت، ریاست کے حقوق و فرائض، ریاست کے باشندوں کے حقوق و فرائض اور دیگر ریاستی اُمور سمیت تمام تفصیلات کا جامع اِحاطہ کرتا ہے۔ اسلام کی تاریخ میں اِس موضوع پر اِمتیازی شان کی حامل یہ اپنی نوعیت کی منفرد تصنیف ہے۔

اِس کتاب کے اِمتیازات و تفردات اور بعض خصوصیات کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے، تاکہ اِس مختصر تحریر کے ذریعے اِس عالمانہ و فاضلانہ تحقیق کے مشتملات سے متعارف ہوا جا سکے:

2۔ اِمتیازات و تفرّدات

ریاستِ مدینہ کی آئینی اور انتظامی بنیادیں میثاقِ مدینہ پر اُستوار ہیں۔ یہ معاہدہ مسلمانانِ مدینہ اور دیگر مذاہب کے راہ نُماؤں کے درمیان تحریری شکل میں طے پایا جس کا مقصد مختلف رنگ و نسل اور عقیدہ و مذہب کے حامل گروہوں کے مابین قیامِ

امن اور بقاے باہمی کا حصول تھا۔

اِس کتاب میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ریاستِ مدینہ کے ماڈل کی جزئیات کو تفصیل کے ساتھ سپردِ قلم کیا ہے۔ انہوں نے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ ریاستِ مدینہ کے انتظامی، معاشی، عدالتی، قانونی، جنگی و دفاعی قوانین اور اِنسانی حقوق، آزادیِ اظہار اور بین الاقوامی تعلقات و معاہدات کے لیے وضع کردہ اُصول و ضوابط کے بارے میں ٹھوس حوالہ جات کے ساتھ بیش قیمت معلومات فراہم کی ہیں۔

اس کتاب کے چند اہم اِمتیازات و تفردات درج ذیل ہیں:

1۔ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ میثاقِ مدینہ، کائناتِ انسانی کا پہلا تحریری دستور ہے۔

2۔ میثاقِ مدینہ یا دستورِ مدینہ پر یہ پہلی جامع اور کثیر الجہات تجزیاتی تحقیق ہے۔

3۔ میثاقِ مدینہ کے مختلف آرٹیکلز کی تائید اور توثیق کے لیے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ درج کی گئی ہیں۔ یوں براہِ راست آیات اور احادیث سے اِستشہاد و اِستنباط کرکے اِس کی حقانیت کو ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

4۔ کتاب کے مشتملات کی تصدیق و توثیق پر عالمِ اسلام کی ممتاز یونیورسٹی جامعہ الاَزہر کے شیوخ کی تقاریظ شامل ہیں۔

5۔ یہ تحقیقی کتاب دستورِ مدینہ کا امریکی، برطانوی اور یورپی دساتیر سے تقابلی موازنہ پیش کرتی ہے۔

6۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ ریاستِ مدینہ تاریخِ عالم کی پہلی فلاحی ریاست (welfare state) تھی۔

7۔ جدید جمہوریت کے بانی ہونے کے دعوے دار برطانیہ میں 1215ء میں

"میگنا کارٹا (Magna Carta)" کے نام سے ایک معاہدہ وجود میں آیا، جب کہ دستورِ مدینہ کی تسوید و تحریر اس معاہدہ سے 593 سال قبل 622ء میں کی گئی۔

8۔ میگنا کارٹا کا معاہدہ یکطرفہ طور پر تحریر کیا گیا جب کہ دستورِ مدینہ کی تحریر پر اتفاق کرنے والوں میں کثیر اَقوام اور مذاہب کے نمائندے شامل تھے۔

9۔ دیگر قدیم معاہدے ایک خاندان، ایک قبیلہ یا گروہ کے اِنفرادی اِقتدار کو دائمی بنانے کی بنیادوں پر اُستوار تھے، جب کہ دستورِ مدینہ میں اِجتماعیت کے مفاد کو کمال دور اندیشی سے مدِ نظر رکھا گیا۔ دستورِ مدینہ کی روح شہریوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ تھا۔ بلا تفریقِ رنگ و نسل ریاستِ مدینہ کے ہر شہری کے مذہبی، سیاسی، معاشی اور دفاعی حقوق کو تحفظ دیا گیا۔ الغرض! دستورِ مدینہ میں اِنفرادی نہیں بلکہ سماج کے اجتماعی مفادکو مدِ نظر رکھا گیا۔

10۔ میثاقِ مدینہ کی روشنی میں ایک اسلامی، رفاہی و فلاحی ریاست کے ماڈل کی داغ بیل ڈالی گئی۔

11۔ اس کتاب میں یونان، روم سمیت قبل مسیح کی قدیم تہذیبوں میں آئین سازی کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ ریاستِ مدینہ کے ماڈل کو سمجھنے کے لیے مفید مواد ہے، جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ریاستِ مدینہ کا انتظامی، معاشی، فلاحی ماڈل سب سے بہترین ہے جو ماضی کی کسی تہذیب سے مستعار نہیں لیا گیا۔

12۔ اس کتاب کے مطالعہ سے عرب معاشرہ کے خدّ و خال اور معروضی حالات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ اس میں انتہائی خوبصورتی کے ساتھ قبل مسیح کی تہذیبوں کا عہدِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ سے موازنہ کیا گیا ہے اور ایک تاریخی تقابلی جائزہ قاری کے سامنے شرح و بسط سے رکھا گیا ہے۔

13۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ قدیم تہذیبیں حکمرانوں کے مظالم کی وجہ سے ہونے والی بڑے پیمانے پر ہجرت (نقل مکانی) کی بنا پر برباد ہوئیں اور مہاجرین بھی پریشان و خستہ حال ہوئے۔ جب کہ ریاستِ مدینہ ہجرت کی برکت سے آباد ہوئی اور ریاستِ مدینہ میں ہجرت کرنے والوں کو عزت و تحفظ اور وقار و اِفتخار نصیب ہوا۔

14۔ معروف قدیم تہذیبوں میں آمریت کا غلبہ تھا، اس کے علی الرغم ریاستِ مدینہ شورائی نظام سے پھلی پھولی۔ اس نظام کی روح مشاورت اور اِفہام و تفہیم تھی۔

3۔ اَوّلین تحریری دستور

اس کتاب میں فاضل مصنف محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے دساتیرِ عالم کا تاریخی اِرتقاء بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانیہ کا غیر تحریری آئین 1911ء میں پاس ہوا، امریکہ کا آئین 1776ء میں بنا، جب کہ دستور مدینہ کئی صدیاں قبل 622ء میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگرانی میں ضبطِ تحریر میں لایا جا چکا تھا۔ دستورِ مدینہ دنیا کا قدیم ترین اور اوّلین تحریری دستور ہے جو ریاست کی تشکیل، قومیت، مساوات، عدل، شوریٰ، آزادی، امن اور بہبودِ انسانی جیسے دستوری ضوابط پر مشتمل ہے۔

اِس کتاب کے پہلے باب کا عنوان "عالمِ مغرب اور عالمِ اسلام میں قانون سازی کا اِرتقاء" ہے۔ اس باب میں تاریخی حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ انسانی تاریخ میں سیاسی قانون سازی کا آغاز کہاں سے ہوا؟ قدیم تہذیبوں میں آئین سازی کن اُصولوں پر اُستوار ہوئی اور حکومت کن قوانین کے تحت قائم کی گئی۔

بلادِ روم و یونان میں آئین سازی کی ابتدا کب ہوئی اور اس کی تاریخ کیا ہے، اس موضوع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس باب کی دوسری فصل میں اسلامی ممالک میں دستور سازی کے آغاز نیز اسلام سے قبل خطۂ عرب کے حالات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے، تاکہ یہ واضح ہو کہ ریاستِ مدینہ کے قیام سے قبل اُس خطہ کے عوام کو دستوری حوالے سے کن مشکلات کا سامنا تھا۔ نیز یہ حالات ریاستِ مدینہ کے قیام میں کس طرح سازگار اور ممد و معاون ثابت ہوئے۔

اس باب کی تیسری فصل میں مسلم اور مغربی ممالک میں آئین سازی کی ابتداء کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ دستورِ مدینہ ظالمانہ نظامِ حکمرانی کے تحت کسی خونی تصادم کے نتیجے میں تشکیل نہیں پایا بلکہ یہ باہمی مشاورت کے تحت منصّۂ شہود پر جلوہ گر ہوا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطائے خصوصی تھی۔ دستورِ مدینہ کو عصری دساتیر پر فوقیت و فضیلت حاصل ہے کیونکہ یہ دستورِ مدینہ انسانی اَقدار و اَخلاقیات، دین کی حفاظت و ترویج اور اس کے دفاع کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

4۔ دستورِ مدینہ کے آرٹیکلز کی توثیق و تخریج

علم و تحقیق سے نابلد بعض نام نہاد "محققین" اور متعصب مستشرقین دستورِ مدینہ کی صحت و اِستناد پر سوالات اُٹھاتے ہیں اور اِس کو بزعمِ خویش ناقابلِ اعتبار بنانے کی سعیِ لاحاصل کرتے ہیں۔ اِس کتاب کے دوسرے باب میں دستورِ مدینہ کا تدریجی ارتقاء

اور اِس کو حیطۂ تحریر میں لانے تک کے مراحل کو تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز اِس کی روایات کا مکمل متن دینے کے ساتھ ساتھ روایت کرنے والے مختلف راویوں پر جرح و تعدیل کو تفصیلاً بیان کرکے اس امر کو ثابت کیا گیا ہے کہ اس آئینی دستاویز کی نص (text) کے تمام راوی عادل، ثابت اور ثقہ ہیں، اُن کی روایات کو ضعف یا کسی اور علت سے متصف نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو روایت کرنے والے محدّثین کی تفصیل کو احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔ نیز حدیثِ مرسل کی حجیت پر فنی بحث سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حدیثِ مرسل محدّثین اور اُصولیین کے ہاں بالاتفاق قابلِ حجت ہے۔ لہٰذا دستورِ مدینہ کی روایت کے حجّت ہونے میں کوئی دوسری رائے نہیں۔

آج تک محققین نے صرف تاریخی واقعات اور فقہی کتب پر انحصار کرکے دستورِ مدینہ کی مختلف شقوں کو بیان کیا ہے، جب کہ اِس کتاب میں دستورِ مدینہ کے آرٹیکلز کی توثیقِ مزید کے لیے ہر آرٹیکل کی موافقت میں قرآن و سنت، احادیث مبارکہ اور کتبِ سیرت و تاریخ سے مزید شواہد درج کیے گئے ہیں۔

اس باب کے مطالعہ کے بعد یہ بات بلا خوفِ تردید کی جا سکتی ہے کہ اس کتاب کا باب دوم بجائے خود دستورِ مدینہ کی حجیت و اِستناد پر مرکزی اہمیت کا حامل ہے اور اِس موضوع پر اِس تصنیف کو دیگر کتب سے ممیز و ممتاز کرتا ہے۔

5۔ دستورِ مدینہ کے آرٹیکلز کا جدید دستوری اُصولوں کے ساتھ تقابلی جائزہ

اِس کتاب کے تیسرے باب میں دستورِ مدینہ کی شقوں (articles) کا علمی جائزہ اور ان کی تشریح کی گئی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ صحیفۂ مدینہ سے آئینی اور دستوری اُصول اَخذ کیے گئے ہیں جو ہر لحاظ سے آج کے جدید آئینی اُصولوں سے برتر اور اعلیٰ ہیں۔ نیز اِن آرٹیکلز کا جدید دستوری اُصولوں کے ساتھ تقابلی جائزہ اس دقتِ نظری سے

پیش کرنے کی سعیِ جمیل کی گئی ہے کہ اِن کے درمیان مشترک اور مختلف فیہ اُمور کی وضاحت ہو سکے۔ اِس تقابلی جائزے کے لیے امریکی اور برطانوی دساتیر (constitutions)، اَقوامِ متحدہ (UN) کے چارٹر اور یورپ کے معاہدات کو بطور نظیر پیشِ نظر رکھا گیا ہے، تاکہ ان کے نظامِ حکمرانی اور عہدِ نبوی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ کے نظامِ حکمرانی کے درمیان مشترکات و تناقضات کو اُجاگر کیا جا سکے۔

6۔ دستورِ مدینہ کی نمایاں خصوصیات کا بیان

اِس کتاب کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اِس میں دستورِ مدینہ کی درج ذیل 20 اہم خصوصیات بیان کی گئی ہیں، جو اِس کے جدید دساتیر پر فائق ہونے پر دلالت کرتی ہیں:

پہلی خصوصیت: دستورِ مدینہ اپنی جزئیات و مشتملات کے اعتبار سے عالمگیر حیثیت کا حامل ہے۔ یہ آئینی دستاویز تاقیامت تمام اَقوامِ عالم کے لیے مینارۂ نور ہے۔

دوسری خصوصیت: دستورِ مدینہ میں ہر قبیلہ اور شخص کی امتیازی شناخت (identity) کو برقرار رکھا گیا ہے۔ ہر قبیلے کے تشخص کا اعتراف کیا گیا اور اُس کی ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا ہے۔

تیسری خصوصیت: دستورِ مدینہ میں اختیارات کی مرکزیت کے بجائے تقسیمِ اختیارات (decentralization) کا اُصول دیا گیا ہے۔ ہر قبیلے اور گروہ کو حتی المقدور اُس کے اندرونی معاملات کا خود نگران اور ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

چوتھی خصوصیت: دستورِ مدینہ میں معاشرے کی تشکیل میں اِنفرادی اور اِجتماعی کردار کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا اور اختیارات کی نچلی سطح (grassroots level) تک منتقلی کا اُصول اختیار کیا گیا ہے۔

پانچویں خصوصیت: دستورِ مدینہ اِس اَمر کی وضاحت کرتا ہے کہ ریاست کے تمام شہری باہمی معاملات اِفہام و تفہیم، تعاون، باہمی اِحترام اور معروف و مروج طریقوں

سے سرانجام دیں۔

چھٹی خصوصیت: دستورِ مدینہ میں قبائل اور ان کے متعاہدین کے مابین تعلقات کو اِعتماد و اعتبار پر اُستوار کیا گیا اور کسی کو باہمی انتشار و افتراق کا سبب بننے کی قطعی اجازت نہیں دی گئی، ایسے عناصر سے سختی سے نبٹنے کے اُصول وضع کیے گئے ہیں۔

ساتویں خصوصیت: دستورِ مدینہ معاشرے کے افراد کے مابین بھی تعلق کی مضبوطی اور استحکام عطا کرتا ہے تاکہ باہمی انتشار سے بچا جا سکے۔

آٹھویں خصوصیت: دستورِ مدینہ مذہبی نظریات و اِعتقادات کی حفاظت اور اَخلاق و اَقدار کی پاس داری کا اہتمام بھی کرتا ہے۔

نویں خصوصیت: دستورِ مدینہ میں حقیقت پسندی کے اُصول کو اپنایا گیا ہے، انسانی طبائع اور عرب معاشرے کے عرف و رواج کی رعایت کرتے ہوئے اور انہیں شریعت اور تہذیب کے دائرے میں لا کر برقرار رکھا گیا ہے۔

دسویں خصوصیت: دستورِ مدینہ میں اَحکام و معاملات کے اِجرا میں اِعتدال و توازن کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔

گیارہویں خصوصیت: دستورِ مدینہ میں مبنی بر جہالت و عصبیت قبیلہ پرستی کی نفی کی گئی ہے۔

بارہویں خصوصیت: اِس دستور میں مذہبی رواداری کو فروغ دینے کے لیے اُصول و ضوابط طے کیے گئے ہیں۔

تیرہویں خصوصیت: کسی ایک فرد کے گناہ یا جرم کو متعدّی کر کے پورے قبیلے یا برادری کو ملوث کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

چودھویں خصوصیت: دستورِ مدینہ کے ذریعے نہ صرف پارلیمنٹ (مجلسِ شوریٰ) کا قیام عمل میں لایا گیا بلکہ تمام فیصلے باہمی مشاورت سے کرنے کے کلچر کو فروغ دیا گیا۔

پندرہویں خصوصیت: اس دستور میں مذہب اور سیاست کے مابین گہرے ربط و اِتصال کی وضاحت کی گئی اور دیگر مذاہب کی طرح مذہب کو سیاست سے الگ تصور نہیں کیا گیا۔

سولہویں خصوصیت: دستورِ مدینہ کے ذریعے عرب معاشرت اور ریاست کے شہریوں میں خوف و خشیت اور تہذیب و تمدّن کی اہمیت کو اجاگر گیا گیا ہے۔

سترہویں خصوصیت: دستورِ مدینہ کے ذیل میں لفظ اُمت کو ایک شرعی اصطلاح کے بجائے سیاسی اصطلاح کے طور پر استعمال کیا گیا، تا کہ ایک کثیر المذہبی اور کثیر الثقافتی سماج (multi-religious and multi-cultural sociaty) کے مابین رواداری کو فروغ دیا جا سکے۔

اٹھارویں خصوصیت: دستورِ مدینہ میں دورِ جاہلیت کے وہ رُسوم و رواج برقرار رکھے گئے جو شریعتِ اسلامیہ سے متصادم نہ تھے۔ اس سے اسلام کے فکری توسع اور موافقت پذیری (accommodating attitude) کا پتا چلتا ہے۔

اُنیسویں خصوصیت: دستورِ مدینہ میں ریاست کے امن امان (law and order) کو یقینی بنانے کے لیے سخت اُصول و قوانین وضع کیے گئے۔

بیسویں خصوصیت: دستورِ مدینہ کے ذریعے ریاست کے شہریوں کے مابین باہمی صلح و آشتی اور تعامل کے اُصولوں کی ترویج کی گئی ہے۔

7۔ دستورِ مدینہ کی جدید دستوری اِصطلاحات کے مطابق تشکیل

اِسلامی نظامِ حکومت کے اُصول حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ دستورِ مدینہ اور نظامِ خلافتِ راشدہ کی روشنی میں وضع کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں دستورِ مدینہ کا جدید دستوری اُصولوں کے ساتھ تقابل کرکے ان کا جدید پیرائے میں

عصری ضروریات اور مقتضیات کے مطابق کماحقہ جائزہ لیا گیا ہے۔ مزید برآں مغربی دنیا پر اس اَمر کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی سیاسی نظام نہ ہی سخت گیر ہے اور نہ ہی حد سے زیادہ لچک دار، بلکہ اعتدال پر مبنی یہ نظام رہتی دنیا تک ہر زمان و مکاں کے انسان کے لیے قابلِ عمل اور انسانی فلاحی نظام کا ضامن ہے۔ اس کتاب میں دستورِ مدینہ کے جدید دستوری اِصطلاحات کے تحت 63 آرٹیکلز درج کیے گیے ہیں۔

8۔ نبوی دستور سے اُصولِ حکمرانی کا اِستنباط

اسلامی سیاست کی وہ علمی میراث جس میں بے شمار ایسی کتب موجود ہیں جن میں حکومت، خلافت، انتظامیہ (administration)، حکمران کی خصوصیات اور فرائض و اِختیارات اور اُمراء و وُزراء کے اوصاف وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کتب میں حکمرانی کا معاملہ بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے، جس کو علم الکلام کے علماء نے بھرپور طریقے سے اپنی تحقیق کا حصہ بنایا۔ ان کتب کے ذریعے فقہاء نے خلفاء اور اُمراء کی توجہ ان کے منفی احکامات کی طرف مبذول کروائی اور ان کے لیے عمدہ طرزِ حکومت کے اُصول و قواعد مرتب کیے، مگر ان تالیفات میں عموماً نبوی دستور اور اس سے مستنبط حکمرانی کے اُصول و قواعد کو زیرِ بحث نہیں لایا گیا۔ زیرِ بحث کتاب کی یہ خصوصیت اور اِمتیاز ہے کہ فاضل مصنف نے نبوی دستور کی روشنی میں اصول حکمرانی پر سیر حاصل اور پر مغز بحث کی ہے۔

9۔ دستورِ مدینہ سے ریاست کے عناصرِ تشکیلی کا استنباط

کتاب کے چوتھے باب میں دستورِ مدینہ سے ریاست کے عناصرِ تشکیلی کو مستنبط کیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ نے ریاستِ مدینہ کی تشکیل ان عناصر پر فرمائی جن سے جدید دنیا آج متعارف ہو کر اپنی تہذیب اور ترقی یافتہ مملکتوں اور ریاستوں کی بنیادیں رکھ رہی ہے۔ ریاست کے وہ سات اہم عناصرِ تشکیلی درج ذیل ہیں:

پہلا عنصر: محلِ وقوع (Geographical Location)

دوسرا عنصر: آبادی (Population / Residents)

تیسرا عنصر: شناخت (Identity)

چوتھا عنصر: اتھارٹی یا حکومت (Authority / Government)

پانچواں عنصر: آئین (Constitution)

چھٹا عنصر: ذرائعِ آمدن (Sources of Income)

ساتواں عنصر: انتظامیہ (Administration)

اس باب میں ریاستِ مدینہ کا جدید ممالک کے عناصرِ تشکیلی کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کر کے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک ایسی ریاست تشکیل دینے میں مؤسسِ اوّل کی حیثیت رکھتے ہیں جس میں ریاست کے قیام کے لیے تمام ضروری ارکان موجود ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ایک ایسی ریاست کی تشکیل میں سبقت حاصل ہے جو آنے والی اَقوام کے لیے ریاست کی تشکیل میں مشعلِ راہ ہے۔

10۔ دینِ اسلام اور سیاسی نظام کے باہمی تعلق کی وضاحت

اس کتاب میں تحقیقی انداز میں اُن باطل تصورات کی تردید کی گئی ہے جن کے مطابق اسلام اور سیاست دو متناقض و متخالف نظریات ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تاریخِ انسانیت کی وہ پہلی اور عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے دساتیر کی توضیع و تشکیل کے لیے بہترین اُصول وضع فرمائے، جن میں مساوات، اظہارِ رائے کی آزادی، عدل و انصاف، امن و سلامتی اور نظامِ شوریٰ شامل ہیں۔ اس تناظر میں آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ہستی اور ذاتِ اعلیٰ

صفات کو تاریخ اولین آئین ساز کا درجہ دیتی ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ صرف یہ اُصول وضع فرمائے بلکہ اپنی زندگی میں ہی اِنہیں عملی جامہ بھی پہنایا۔ یہ اُمور حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ کی دور اندیشی، عدیم المثال فہم و اِدراک اور فقید النظیر فراست و بصیرت کو ظاہر کرتے ہیں۔

11۔ دستورِ مدینہ میں نظامِ حکومت کے عمومی اُصول

حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ نے اسلامی ریاست کی تنظیم و تشکیل کے لیے وہ دائمی اصول وضع فرمائے جن پر آج بھی جدید ریاستوں کی بنیادیں استوار ہیں۔ وہ اُصول درج ذیل ہیں:

1۔ قانون کی حکمرانی و عمل داری

2۔ شہریت و قومیت کی تشکیل

3۔ ریاست کا تحفظ اور اس کی سلامتی

کتاب کے باب نمبر 5 میں اِن اُصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور دستورِ مدینہ سے مستنبط اِن اُصولوں کا جدید دساتیر کے ساتھ موازنہ اور تقابل پیش کیا گیا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبیِٔ آخر الزماں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ کا عطا کردہ نظامِ حکومت جدید دور کے نظام ہائے حکومت سے فائق و برتر ہے۔

12۔ حقوقِ انسانی اور دستورِ مدینہ

کتاب کے باب نمبر 6 میں انسانیت کو عطا کردہ حقوق کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ نے انسانیت کو ایک ایسا آفاقی اور اَبدی اَقدار کا حامل دستور دیا جو حقوقِ انسانی کو ہر سطح پر یقینی بناتا اور اِنہیں جامع تحفظ دیتا ہے۔ یہ حقوق کی فراہمی اور فرائض و واجبات کی انجام دہی کے اُصول پر مبنی ہے۔ اِس کے مطابق کوئی شہری اپنے فرائض کی بجا آوری کے بغیر اپنے حقوق کا دعویٰ

نہیں کر سکتا۔

اس باب میں دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر میں عطا کردہ حقوقِ انسانی کا تقابل بھی کیا گیا ہے۔ اگر ان حقوق کے عملی نفاذ کے حوالے سے دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر میں موازنہ کیا جائے تو دستورِ مدینہ اِن سب پر امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔

13۔ دستورِ مدینہ میں ریاستی اختیارات

کتاب کے باب نمبر 7 میں دستورِ مدینہ اور ریاست کو تفویض کردہ اختیارات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے اور ان کا جدید دساتیر کے ساتھ موازنہ پیش کیا گیا ہے۔

کسی بھی ریاستی ڈھانچے میں تین ادارے ”مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ“ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ ادارے مکمل اختیارات اور خود مختاری کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دیں تو ایک اِنسان دوست فلاحی ریاست وجود میں آتی ہے۔

دستورِ مدینہ میں پہلی بار ریاست کو ان تین اداروں اور ان کے اختیارات سے روشناس کرایا گیا۔ یہ تین ادارے، اُن کے اختیارات اور دائرہ کار ریاستِ مدینہ کے آئین میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔

اس باب میں دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کے موازنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جدید ریاستیں جن ادارہ جات اور اُن کے اختیارات کے قیام تک آج پہنچی ہے، تاجدارِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ ادارہ جات ساڑھے چودہ سَو سال قبل قائم فرما دیے تھے۔

14۔ دستورِ مدینہ: اسلامی سیاسی اَفکار کا ایک اَہم مصدر

زیر مطالعہ کتاب ”دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور (دستورِ مدینہ اور جدید دَساتیرِ عالم کا تقابلی جائزہ)“ عصر حاضر کی ایسی علمی و تحقیقی کاوش ہے جس میں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ کی ریاستی پالیسی کے بنیادی اُصول (principles of

(policy formulation) تفصیلاً بیان کیے گئے ہیں اور میثاقِ مدینہ کے دستور کو اسلامی سیاسی افکار کے ایک اہم مصدر و ماخذ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

اس سے قبل آج تک ہونے والی تحقیقات میں محققین نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کے میثاق مدینہ کے دستور کو علیحدہ مستقل بحث کے طور پر نمایاں نہیں کیا۔ انہوں نے دستورِ مدینہ کے بجائے خلافتِ راشدہ کو موضوعِ تحقیق بنایا یعنی ان کی تحقیق کا دار و مدار خلفائے راشدین کی زندگی، طرزِ حکمرانی اور اندازِ سیاست پر لکھی جانے والی کتب پر ہے۔ بعض مقامات پر فقہی اور تاریخی اُمور کو بھی ان تحقیقات کا موضوع بنایا گیا ہے۔

15۔ ناقدین کے اعتراضات کا علمی محاکمہ

مغربی محققین نے انسانیت کی سیاسی تاریخ کے حوالے سے اپنی تحقیقات میں اسلامی سیاسی نظام سے تجاہل عارفانہ برتتے ہوئے صرف اُن قدیم مطلق العنان بادشاہتوں کا ذکر کیا ہے جو مصر، فارس، چین، روم وغیرہ میں قائم ہوئیں۔ انہوں نے اسلام کے عظیم سیاسی نظام کے ذکر سے عمداً و قصداً اِعراض برتا، حالانکہ یہ نظام نہ صرف کئی صدیوں تک تین براعظموں پر قائم رہا بلکہ اِس کا انسانی تہذیب کی تشکیل میں اہم ترین کردار رہا ہے۔ مغربی محققین نے اُن مسلم شخصیات کو بھی نظر انداز کیا جنہوں نے سیاسی و اقتصادی، اجتماعی و انفرادی اور علمی و فنی شعبہ جات میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مغربی محققین نے اپنی روایتی مخاصمانہ روش کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی تاریخی کتابوں میں اسلام کی حقیقی تصویر کو غلط انداز میں پیش کیا، حتیٰ کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مقدسہ کو بھی اپنی مذموم تنقید کا نشانہ بنایا اور اُن کے بارے میں حقائق و صداقت سے اِغماض برتا۔ لیکن جس ہستی کے ذکر کو بلند کرنے والی سب سے بڑی ذات خود اللہ کی ہو، اُس کے مقام و مرتبہ کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے! اس کتاب میں ایسی متعصبانہ روش اور بے جا اعتراضات کا علمی محاکمہ کیا گیاہے۔

16۔ مستشرقین کی میثاقِ مدینہ پر لکھی گئی اَہم کتب کا ذکر

بعض مستشرقین (orientalists) نے میثاقِ مدینہ کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کا تنقیدی و تحسینی جائزہ پیش کیا اور اس کی علمی و تاریخی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر اس کی فکری، تنظیمی، سیاسی، حکومتی اور انتظامی اُمور سے متعلق مباحث کو اُجاگر کیا ہے۔ مزید بر آں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ کی شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ کو تاریخِ عالم کی صفِ اول کی اہم ترین سیاسی شخصیت قرار دیا ہے۔ مگر دستورِ مدینہ سے ماخوذ دستوری، حکومتی اور سیاسی اُصولوں کو واضح نہیں کیا۔

تاریخِ اسلام کو خلط ملط کرنے کی شعوری کاوشوں کی مغربی محققین نے ہی نشان دہی کی اور برملا اِعتراف کیا کہ تاریخ میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کی قدر و منزلت کو عالمِ مغرب میں محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ کی شخصیت کی طرح کم کیا گیا ہو۔

مقامِ تعجب ہے کہ عرب محققین نے مستشرقین کی میثاقِ مدینہ پر لکھی جانے والی کتب سے استفادہ کرنے یا کم اَز کم ان کی طرف سے کیے جانے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے ان کتب کو عربی زبان میں منتقل کرنے کا بھی اہتمام نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ کے وہ فضائل اور کارنامے جن کی غیر مسلم محققین نے گواہی دی ان کو بھی بیان نہیں کیا گیا۔ دراصل فضیلت تو ہوتی ہی وہ ہے جس کی گواہی دشمن بھی دے۔ لہٰذا اس تحقیق میں بعض مستشرقین کی اہم کتب جو میثاقِ مدینہ کے موضوع پر لکھی گئی ہیں، کا ذکر کر کے جہاں ضروری سمجھا گیا وہاں وضاحت اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا گیاہے۔

حاصلِ بحث

دساتیرِ عالم میں دستورِ مدینہ تاریخِ انسانی کا وہ پہلا دستور ہے، جسے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ نے پُرامن بقاے باہمی کے لیے مدینہ منورہ کے مختلف رنگ و نسل اور متفرق شعوب و قبائل کے لیے وضع کیا۔ یہ دستور ہر دور کے بدلتے تقاضوں کے مطابق ہر ریاست کی کامیابی کا ضامن اور اُس کے لیے قابلِ عمل نمونہ ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ دستور نے ریاستِ مدینہ کی صورت میں ایک مثالی فلاحی اسلامی مملکت کی تشکیل و تنظیم کر کے دنیا کو اَمن، بقاے باہمی اور خیر و فلاح کا درس دیا ہے۔ میثاق مدینہ نہ صرف پہلی اسلامی ریاست کا اساسی دستور ہے بلکہ عالمی تہذیب و تمدن کی تاریخ میں ایک نمایاں اور عدیم النظیر پیش رفت بھی ہے، جس میں اس دستور کے ذریعے تمام آئینی طبقات کے حقوق کا تحفظ اور مختلف اُمور کی ادائیگی کا طریقۂ کار طے کیا گیا ہے۔ اِس دستور نے ریاستِ مدینہ کی اقلیتوں سمیت تمام افراد و طبقاتِ معاشرہ کے حقوق کا تحفظ کیا ہے اور اسلامی فلاحی ریاست کے حقیقی خدّ و خال کو واضح کیا ہے۔

آج ترقی یافتہ ممالک کے دساتیر میں امریکہ کے دستور کو 7,000 الفاظ کے ساتھ مختصر ترین مثالی دستور قرار دیا جاتا ہے جب کہ ساڑھے چودہ سَو سال قبل حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کا عطا کردہ دستورِ مدینہ صرف 63 آرٹیکلز اور 750 الفاظ پر مشتمل ہے۔ آج کے دساتیر سے کہیں زیادہ مستند، مختصر، جامع، اوّلین اور مکمل تحریری دستور ہے، جس میں تمام آئینی طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا گیا، مختلف ریاستی وظائف کی ادائیگی کا طریق کار طے کر دیا گیا، اقلیتوں سمیت تمام افراد و طبقاتِ معاشرہ کے حقوق کو تحفظ دیا گیا اور ایک اسلامی فلاحی ریاست کی حقیقی بنیادوں کو واضح کر دیا گیا ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کی ریاستِ مدینہ کے دس سالہ دور میں آئینی سیاست کو

عروج نصیب ہوا۔ یہ امر اہلِ اسلام کے لیے باعثِ افتخار ہے کہ انہوں نے دستور سازی کے عمل میں تمام دنیا پر سبقت حاصل کر لی۔ جب کہ مغربی ممالک میں 18ویں صدی تک تحریری آئین سازی کا تصور تک متعارف نہ ہوا تھا۔

الحمد للہ! قابلِ تحسین امر ہے کہ اِس باب میں کوئی باقاعدہ کتاب یا تحقیقی مواد اگر دستیاب ہے تو وہ دو شخصیات کی کتب میں یکجا اور مربوط شکل میں ملتا ہے۔ ایک حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ''میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ'' ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی اس کتاب میں میثاقِ مدینہ کے جملہ معاہدے کو شقوں کی صورت میں تحریر کیا ہے اور اِس کی آئینی و دستوری ضرورت و اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے پہلی مرتبہ اسے 63 آئینی شقوں (63 constitutional articles) کی شکل میں مطالعہ کرنے والوں کے لیے عام فہم بنا کر پیش کیا ہے۔

دوسرا اہم، وقیع، جامع اور عظیم تحقیقی کام تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا ہے، جو ''دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور (دستورِ مدینہ اور جدید دَساتیرِ عالم کا تقابلی جائزہ)'' کے عنوان سے چھپ کر دو ضخیم جلدوں میں منظرِ عام پر آ چکا ہے اور اس کا مختصر تعارف سطورِ بالا میں پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ منفرد تحقیقی کاوش عربی اور انگریزی میں بھی طبع ہوچکی ہے۔

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری لائقِ صد مبارک باد ہیں کہ انہوں نے تاریخ میں پہلی مرتبہ اس نوعیت کی منفرد تحقیق کرکے اِزالۂ ما فاتَ کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف دینی علوم و فنون کے ماہر اہل علم کے لیے مفید ہے بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقات بالخصوص قانون کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم حضرات کے لیے گوہر نایاب ہے۔ یہ کتاب ان قانون ساز شخصیات کی رہنمائی کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگی جو انسانیت کی ترقی، معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام، امن و آشتی کے فروغ، اظہارِ رائے کی آزادی، تکریمِ انسانیت اور دیگر انسانی اقدار کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔

بلاشبہ یہ کتاب عصرِ حاضر کی ایک منفرد علمی و تحقیقی کاوش ہے۔

اللہ تعالیٰ اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور مصنفِ جلیل کے علم و فضل میں مزید اِضافہ و برکات عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ۔)

(محمد فاروق رانا)

ڈائریکٹر، فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)

23 دسمبر 2023ء

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365–M, Model Town, Lahore—Pakistan
Ph. [+92– 42] 111– 140– 140, [+92– 42] 35165338, 35168514

Chatter Gee Road, Urdu Bazar, Lahore—Pakistan
Ph. [+92–42] 3736 0532

www.minhaj.org tehreek@minhaj.org
DrHassanQadri DrHassanQadri

MINHAJ BOOKS STORE

Online Shopping

Order on WhatsApp

+92 322 4384066

1

Easily access catalog to start shopping by tapping within your chat.

2

Browse through the catalog to find books you're interested in buying.

3

Once you're ready to order, tap **Add to Cart**.

You can return to the catalog to continue shopping or tap to view your cart.

4

You can add one or more books to your cart.

5

Once you've filled your cart and finished shopping, send your cart to us to place your order.

Buy Books Online - **www.Minhaj.biz**